روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 30 مئی 2013ء 19 رجب 1434 ہجری 30 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 121

سوت کات کر

اُم المومنین حضرت زینبؓ بنت جحشؓ چمڑے کو رنگنے اور سینے کی ماہر تھیں۔ وہ یہ کام کرکے اپنی کمائی اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ سُوت کاتتی تھیں اور مجاہدین کی امداد کیا کرتی تھیں۔

(طبقات ابن سعد جلد8 ص77)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کپڑا فروخت کرنے والا آیا اور رسول کریم ﷺ نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدا، وہ چلا گیا تو آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمالی۔ اچانک ایک انصاری آیا اس نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپؐ مجھے کوئی قمیص عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔ پھر آپؐ دکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی۔ آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستہ میں اچانک آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گھر والوں نے دو درہم دے کر آٹا خریدنے بھیجا تھا، درہم گم ہو گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے باقی دو درہم اسے دے دیئے جب وہ واپس لوٹی تو پھر بھی روتی جارہی تھی۔ آپؐ نے اسے بلا کر پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو۔ وہ کہنے لگی اس خوف سے کہ گھر والے (تاخیر ہو جانے کے سبب) سزا دیں گے۔ آپؐ اس بچی کے ساتھ ہو لیے اور اس کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر والے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ نے کیسے قدم رنجہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے (تفصیل بتا کر) فرمایا یہ آپ کی لونڈی ڈرتی تھی کہ آپ لوگ اسے سزا دو گے۔ اس کی مالکہ بولی کہ خدا کی خاطر اور آپؐ کے ہمارے گھر چل کر آنے کے سبب میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی اور فرمانے لگے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دس درہموں میں کیسی برکت ڈالی؟ اللہ نے ان درہموں میں اپنے نبیؐ کو قمیص بھی عطا کر دی، ایک انصاری کے لیے بھی قمیص کا انتظام کیا اور ایک لونڈی کی گردن بھی اس سے آزاد کر دی اور میں اللہ کی حمد اور تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ عطا فرمایا۔ (مجمع الزوائد ھیثمی جلد9 ص14 بیروت)

فتوحات کے زمانہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بہت کثرت سے اموال آئے مگر جیسا کہ آپؐ کی دلی خواہش تھی۔ آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے وہ مال خدا کی راہ میں لٹایا اور ایک درہم بھی اپنی ذات کے لیے بچا کر رکھنا پسند نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر آپؐ کا کامل توکل تھا اور وہی ہر ضرورت میں آپؐ کا متکفل ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپؐ عصر کی نماز پڑھا کر خلاف معمول تیزی سے گھر تشریف لے گئے۔ واپس آئے تو ہاتھ میں سونے کی ایک ڈلی تھی۔ فرمانے لگے مجھے نماز میں خیال آیا کہ سونے کا ایک ٹکڑا تقسیم ہونے سے رہ گیا ہے۔ میں جلدی سے وہ تقسیم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ مجھے یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ ایک دن کے لئے بھی ہمارے گھر میں پڑا رہ جاتا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من احب تعجیل الصدقۃ)

(ترجمہ از اسوہ انسان کامل: مرتبہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

تصنع سے بالا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت، اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق و معارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

ضرورت سینئر سٹاف

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں سینئر سٹاف نرس/نرسنگ انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ کم ازکم تعلیم بی ایس سی نرسنگ اور سی سی یو اور آئی سی یو میں کام کرنے کا تجربہ ہو۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواست اور CV صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر انتظامیہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بھجوا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

مکرم شمیم احمد شمیم صاحب

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود ضلع عمر کوٹ

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ضلع عمر کوٹ کی تمام 23 جماعتوں کو 23 مارچ یوم مسیح موعود کی مناسبت سے جلسے کرنے اور یوم مسیح موعود کی اہمیت و برکات اجاگر کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

نسیم آباد فارم

☆ جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم میں مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بعد از نماز جمعہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم معلم صاحب موصوف نے تقریر کی اور دعا کروائی۔

☆ مورخہ 23 مارچ 2013ء صبح 9 بجے نسیم آباد فارم کے ہی ایک حلقہ گوٹھ علی گل خاصخیلی میں محترم معلم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور عربی قصیدہ کے بعد محترم معلم صاحب نے تقریر کی اور محترم عطاء اللہ خاصخیلی معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔

☆ اسی طرح مورخہ 23 مارچ 2013ء کو ہی نسیم آباد فارم کے ایک اور حلقہ گوٹھ امین آباد میں بعد از نماز عصر مکرم معلم صاحب وقف جدید کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم معلم صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ تینوں جلسوں کی کل حاضری 52 رہی۔

ناصر آباد فارم

جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب محترم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب نائب امیر ضلع عمر کوٹ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد محترم محمد صادق صاحب اور محترم افضل محمود صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر محترم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ ناصر آباد فارم میں لجنہ و ناصرات نے اپنا الگ جلسہ کیا۔ کل حاضری 115 رہی۔

کنری

جماعت احمدیہ کنری میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم عبدالسمیع بھٹی صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد محترم عبدالسمیع بھٹی صاحب صدر جماعت نے اختتامی تقریر کی اور آخر پر مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ حاضری 222 تھی۔

محمود آباد فارم

مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بعد نماز جمعہ محترم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم سردار محمد خان صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ آخر پر محترم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 99 رہی۔

مصطفیٰ آباد فارم

مصطفیٰ آباد فارم میں مورخہ 3 2 مارچ 2013ء کو بعد از نماز عشاء جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم انیس احمد انور صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم سرفراز احمد صاحب اور مکرم عطاء اللہ خاصخیلی صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ محترم صدر مجلس نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 21 رہی۔

گوٹھ غلام محمد

مورخہ 23 مارچ 2031ء کو بعد از نماز مغرب مکرم مبشر احمد صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ آخر پر محترم مبشر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 34 رہی۔

پھیرو وچھی

جماعت احمدیہ پھیرو وچھی میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ آخر پر محترم مربی صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 20 رہی۔

گوٹھ عبداللطیف

مورخہ 29 مارچ کو بعد از نماز جمعہ مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سہیل احمد صاحب اور ارشاد احمد عادل صاحب نے تقاریر کیں اور آخر پر مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ حاضری 12 رہی۔

نبی سرروڈ

جماعت احمدیہ نبی سرروڈ میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شکیل احمد فراز صاحب، مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب اور محترم منیر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔

آخر پر مکرم منور احمد صاح صدر جماعت نے اختتامی خطاب کیا۔ اور دعا کروائی۔

مورخہ 24 مارچ کو لجنہ اور ناصرات نے الگ جلسہ کیا۔ کل حاضری 85 رہی۔

شریف آباد

شریف آباد میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم کبیر احمد اٹھوال صاحب امیر حلقہ نبی سرروڈ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم ظہیر احمد صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم بہادر علی چوہان صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی اور محترم کبیر احمد اٹھوال صاحب امیر حلقہ نے دعا کروائی۔ حاضری 90 تھی۔

احمد آباد سٹیٹ

مورخہ 23 مارچ 2013ء کو احمد آباد سٹیٹ میں محترم انیس احمد غوری صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم معلم صاحب موصوف نے تقریر کی اور مکرم صالح حسین صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ حاضری 7 تھی۔

گوٹھ غلام حیدر

گوٹھ غلام حیدر میں مورخہ 24 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم انیس احمد غوری صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ندیم احمد صاحب اور محترم معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم منیر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ حاضری 17 رہی۔

محمد آباد سٹیٹ

جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم محمد ظہیر کاشف صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منور احمد صاحب، مکرم محمد نواز صاحب اور مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم ماسٹر طاہر احمد صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ 5 غیر احمدی مہمانوں کے ساتھ 54 حاضری رہی۔ بعدہ شرینی بھی تقسیم کی گئی۔

کریم نگر

جماعت احمدیہ کریم نگر میں مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بعد از نماز جمعہ محترم عقیل احمد نگری صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم معلم صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 45 رہی۔

صادق پور

صادق پور میں مورخہ 29 مارچ 2013ء کو بعد از نماز جمعہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم محمد رمضان صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نظامت تعلیم نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد رمضان صاحب صدر جماعت نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ حاضری 65 تھی۔

صادق پور میں لجنہ و ناصرات نے اپنا الگ جلسہ منعقد کیا۔

اسماعیل آباد

جماعت احمدیہ اسماعیل آباد میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم عبدالغفار صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اسد محمود بھٹی صاحب معلم وقف جدید اور مکرم کاشف احمد ظہیر صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم عبدالغفار صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ حاضری 26 تھی۔

لطیف نگر

لطیف نگر میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو دن دس بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم محمد کاشف ظہیر صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم الٰہی بخش بلوچ صاحب صدر جماعت اور محترم مربی صاحب موصوف نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم عقیل احمد نگری صاحب معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔ حاضری 8 تھی۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

شادی بیاہ کے موقع پر بد رسومات سے اجتناب کریں

نکاح شادی کے موقع پر تقویٰ کو مدنظر رکھنے کی تعلیم ہے اور تقویٰ کی برکت سے پھر سارے کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہی خدائی منشاء ہے۔ شادی جو خوشی کا موقع ہے بعض اوقات اس خوشی کے موقع پر انسان اپنی حدود سے باہر آ جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اپنی حدوں کو پھلانگتا ہے جس سے بعض خطرات جنم لیتے ہیں سب سے اوّل خطرہ تو یہی ہے کہ انسان وہ کام کر لیتا ہے جس کی دین حق اجازت نہیں دیتا یا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہوتے۔

دین حق فطرتی مذہب ہے، خوشی کو خوشی کی طرف پر منانے کا اہتمام اور جائز طریقوں کو روا رکھتا ہے۔ آخر شادی اور غمی میں کچھ تو فرق بھی ہونا چاہئے، یہ فرق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کر کے دکھایا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ اور تھا اور یہ زمانہ اور ہے۔ پھر تو گویا قرآن کریم کو اور شریعت کو ہم یہ کہہ کر ختم کرنے والے ہوں گے کہ یہ تو نعوذ باللہ 14 سو سال پرانی تعلیم ہے۔ اس پر پھر کیوں کر عمل ہو۔ یہ تو اسی زمانے میں نازل ہوا تھا جو رسول اللہ ﷺ کا زمانہ تھا۔ اور آپ پر ہی نازل ہوا۔ اور خدا کا کلام ہے، اس کی ہدایت ہے۔ اسی سے ہر معاملہ میں راہنمائی لینی ہے اور وہ راہنمائی رسول اللہ ﷺ نے کر دی ہوئی ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ قرآن کو سمجھنے والے اور قرآن پر عمل کرنے والے تھے۔ آپ ہی کے بارے میں حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ ’’کان خلقہ القرآن ‘‘ آپ کا تو اوڑھنا بچھونا قرآن ہی قرآن تھا۔ دیکھئے جب آپ نے حضرت فاطمۃ الزھرا کی شادی کی، اس وقت آپ نے کیا کیا۔

کتنا حق مہر تھا۔ کتنا جہیز تھا۔ کیا جہیز کو دکھایا گیا۔ اس کی نمائش ہوئی۔ کچھ اور رسومات ادا ہوئیں۔ ان باتوں پر غور کریں، کیا ہماری ناک۔ ہماری عزت نعوذ باللہ آپؐ سے بڑھ گئی ہے کہ بلاوجہ بعض اوقات اتنے اخراجات کر دئے جاتے ہیں۔ حق مہر کو 32 روپے کہہ کر شرعی حق مہر قرار دیا جاتا ہے حالانکہ کہیں ایسا ذکر نہیں ہے۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔

آپؐ کی ازواج مطہرات کے حق مہر سب کے الگ الگ تھے۔ حضرت خدیجہ کے ساتھ جب شادی ہوئی تو ابو طالب نے نکاح پڑھا اور پانچ سو طلائی درہم مہر قرار پایا تھا۔

(سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اوّل صفحہ 124)

حضرت سودہ سے نکاح ہوا تو چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا۔

(سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی صفحہ 239 جلد دوم)

حضرت عائشہ سے نکاح کے موقع پر بھی چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا۔ (جلد دوم صفحہ 241)

حضرت جویریہ سے شادی ہوئی تو 9 اوقیہ سونا حق مہر ادا کیا گیا۔ (صفحہ 246)

حضرت ام حبیبہ سے نکاح کے وقت حق مہر میں اگرچہ اختلاف ہے 9 سو دینار کا بھی ذکر ہے اور 4 ہزار دینار کا بھی، اور چار سو کا بھی (صفحہ 247)

حضرت فاطمۃ الزھرا۔ اپنی لخت جگر کا نکاح جب حضرت علی سے کیا تو اس کی تاریخ میں یوں روایت ہے:۔

حضرت علیؓ نے جب آنحضرت ﷺ سے حضرت فاطمہؓ کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کو کچھ ہے؟ بولے ایک گھوڑا اور زرہ کے سوا کچھ نہیں آپؐ نے فرمایا گھوڑا تو لڑائی کیلئے ضروری ہے، زرہ فروخت کر ڈالو۔ حضرت عثمانؓ نے 48 درھم میں خریدی اور حضرت علیؓ نے قیمت لا کر آنحضرت ﷺ کے سامنے ڈال دی، آنحضرت ﷺ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبو لائیں، عقد ہوا اور آنحضرت ﷺ نے جہیز میں ایک پلنگ اور ایک بستر دیا۔ اصابہ میں لکھا ہے کہ آپؐ نے ایک چادر دو چکیاں اور ایک مشک بھی دی۔‘‘

(سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ 252)

یہ چند نمونے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کی پیاری بیٹی فاطمۃ الزھرا کے حق مہر کے بارے میں ہمارے لئے کافی ہونے چاہئیں۔

تو اوّل بات یہ ہوئی کہ حق مہر حسب ضرورت اور حسب حالات اور خاوند کی آمدنی کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس میں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ حق مہر ہر حالت میں ادا کرنا چاہیے۔ اول تو پہلے ہی دے دیا جائے اگر استطاعت نہ ہو تو قسط وار دے دے۔ دینا بہر حال ہے۔ یہ عورت کا حق ہے اسے مارا نہیں جا سکتا۔ بعض لوگ بخشوا لیتے ہیں یہ بھی درست طریق نہیں ہے۔ یا عورتیں اس خیال سے کہ اس نے دینا تو نہیں اور نہ ہی دے گا وفات کے وقت بخش دیتی ہیں یہ سارے طریق غلط ہیں۔ بہر صورت حق مہر ادا کرنا چاہئے۔ ہاں دینے کے بعد یعنی ادائیگی کے بعد عورت خود خاوند کو دینا چاہے تو وہ دے سکتی ہے۔ لیکن یہ درست نہیں کہ نہ دے اور بخشوا لے۔ اسی لئے حسب طاقت و استطاعت اور آمدن کے لحاظ سے حق مہر مقرر کرنا چاہئے۔ امریکہ جیسے ملک میں 10 ہزار ڈالر مناسب لگتا ہے۔ اگر آمدن زیادہ ہے تو زیادہ کر لے۔ یہ نہیں کہ دکھاوے کے لئے لاکھ دو لاکھ لکھوائے یہ غلط ہو گا۔ اور یہ بھی نہیں کہ آمدن تو لاکھوں میں ہو اور حق مہر ہزار ڈیڑھ ہزار۔ افراط و تفریط دونوں ناجائز ہیں۔

دوسری بات جہیز کی ہے۔ جہیز بھی اپنی بیٹی کو حسب استطاعت دینا چاہئے۔ دکھاوے کے لئے بھی زیادہ نہ ہو اور نہ ہی اس کی نمائش کی جاوے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ لڑکے والے مطالبہ کریں یہ بالکل بے حیائی ہو گی، ایک تو وہ لڑکی دیں اور دوسرے تمہارے مطالبہ پر جہیز بھی دیں۔ بعض لوگ تو لڑکی کے والدین کی امیری کی وجہ سے ہی لالچ میں شادی کرتے ہیں یہ سب غلط اور بد عادتیں اور بد رسومات ہیں، تقویٰ مدنظر ہو، خدا خوفی اور خدا ترسی شیوہ ہونا چاہئے۔

تیسری بات مہندی کی رسم ہے۔ بچیوں کو نکاح کے وقت مہندی لگانا یا اس کی چند سہیلیاں اکٹھی ہو کر پاکیزہ گانے وغیرہ گائیں تو مضائقہ نہیں۔ جہاں بات غلط ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مہندی کی رسم کی جائے۔ اور اس کا خرچ بھی شادی کے اخراجات کے قریب قریب کر دیا جائے۔ بہتر ہو گا ایسے اخراجات پر کنٹرول کیا جائے بلکہ ایسے اخراجات سے رقم بچا کر کسی غریب بچی کی شادی کے لئے دے دی جائے۔ تو میں کہہ رہا ہوں کہ مہندی کریں، خوشی کریں، ہلکے پھلکے اچھے پاکیزہ گانے بھی گائیں ڈھولکی بھی بجالیں۔ شریفوں کی طرح مگر چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے۔ یہ نہیں کہ گھر کے مرد بھی ناچ رہے ہیں، لڑکے بھی لڑکیاں بھی، خواتین بھی، یہ شادی نہ ہوئی بلکہ تھیٹر بن گئی، آدمیوں کے ناچ گانے اور ڈانس کا کیا کام۔ یہ ساری باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں۔

پھر رخصتی کے وقت بھی گانے بجانے اور بہت سی رسومات کو کرنا جس کی دین اجازت نہیں دیتا ناجائز ہے۔ یہ وقت تو دعا کا وقت ہوتا ہے کہ دعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا جائے، گانوں، ناچ اور ڈانس سے بچی کو رخصت کریں گے تو یہ شریفوں کا کام نہیں ہے۔ بار بار اس بات کو سمجھایا جا رہا ہے کہ خدا کے لئے اس موقع پر ایسے کام نہ کریں۔ بلکہ یہ موقع دعا کا ہے۔

پھر ایک اور غلط بات یا رواج یہ ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر مکس پارٹیز، عورت و مرد کا بے حجابانہ ملاپ اور پارٹیاں ہیں۔ اسلام میں پردہ ہے آیات قرآنی پڑھ لیں۔ قرآن کریم کی آیات کی خود ہی تفسیر نہ کریں، رسول اللہ ﷺ، صحابہ وصحابیات نے اپنے عمل سے تشریح اور تفسیر کر دی ہے۔

حضرت عائشہ نے ایک نابینا صحابی سے پردہ نہیں کیا تھا، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔ پردہ کرنا چاہئے تھا۔ کیا یہ حدیث غلط ہے نعوذ باللہ۔ آج کی خواتین پتہ نہیں کس دین حق پر عمل کر رہی ہیں اور پردے کی کیا کیا تشریح کر رہی ہیں۔

پردہ دین حق کا ایک نہایت اہم اور ضروری حکم ہے جو اخلاقی حالت کو سدھارنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ عیسائیت کی تعلیم دیکھیں تو وہاں جو بات ملتی ہے اس پر نہ تو کبھی شروع میں عمل ہوا اور نہ اب عمل ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہاری آنکھ زنا کرے تو اس کو نکال دو۔ کیا یہ ممکن ہے۔ یا ممکن ہو گا، ہرگز نہیں۔ دین حق کہتا ہے کہ اس لئے پردہ کرو، حیا کو قائم کرو، پردہ نہ کرنا ہی بے حیائی ہو گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں، یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے جن ملکوں نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں۔ اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں نہ خدا کا خوف رہا ہے کہ آخرت کا یقین ہے، دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو، اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے... آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔

کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔(النور:30) فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 104 ایڈیشن)

پس خواتین پر یہ سب ظاہر ہے کہ دین حق کس قسم کے پردے کا تقاضا کرتا ہے باقی سارے نفس کے بہانے ہیں جن سے وہ اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دینا چاہتی ہیں۔ پردے اور گانوں وغیرہ کے بارے میں سب سمجھتے ہیں کہ دین حق کس قسم کا پردہ چاہتا ہے اور گانوں کے سننے سے منع کرتا ہے۔ مگر بار بار پوچھا جائے گا جیسا کہ غالب نے کہا ہے۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد، پر طبیعت ادھر نہیں آتی

اسی طرح ایک اور بات جہاں رخصتی کے موقعہ پر دعا کی جانی چاہیے ولیمہ کی دعوت بھی ہے۔ ولیمہ کے موقع پر بھی تلاوت و دعا اور کھانا۔ اور کھانا کھانے کے بعد لوگ اپنی دلچسپیوں کی وجہ سے باتوں میں ہی مصروف نہ رہیں بلکہ کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد فوراً چلے جانا چاہئے۔ تاکہ گھر والوں کو اپنے کام نبٹانے کا وقت مل سکے اور بروقت کام ختم کیا جاسکے۔ پس ولیمہ کے کھانے کے بعد رخصت لے کر گھروں کو چلے جانا چاہئے یہ قرآنی ارشاد بھی ہے۔ ولیمہ کے موقع پر بھی لمبے چوڑے تعارف، تقریریں اور اپنی ڈگریوں کا ذکر بھی مناسب نہیں ہے۔ گویا لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ ہم بہت ہی تعلیم یافتہ ہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ایک اور بنیادی بات جس کا ذکر کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ شادی بیاہ کے موقع پر کی جانے والی دعوتوں میں وقت کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ وقت 6 بجے کا ہوگا تقریب کا آغاز 9،10 بجے ہوگا۔ یہ نہایت ہی نامناسب ہے۔ ان لوگوں کو جو وقت کے پابند ہوتے ہیں سزا دینے کے مترادف ہے۔ پھر نمازوں کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ نمازوں کو دعوت پر قربان کر دیا جاتا ہے حالانکہ نمازوں اور عبادت کو ترجیح اور اولیت ہونی چاہیے۔ شادی کا موقع کسی کو یہ لائسنس مہیا نہیں کرتا کہ ایسے موقعوں پر نماز نہ ہو۔ بے پردگی ہو کیوں کہ شادی ہے وغیرہ وغیرہ۔ وقت پر پروگرام شروع ہونے چاہئیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ شادی کے بعد دلہا دلہن کے مزاج بالکل الگ ہوتے ہیں۔ انہیں ایک ہونے میں ایک وقت درکار ہے جب ان میں کسی بات پر نااتفاقی یا جھگڑا ہو تو گھر والے اس کو سنوارنے میں مدد دیں نہ کہ کسی ایک کی طرفداری شروع کردیں۔ حالات کو سنوارنے میں ماں باپ کا بہت دخل ہوتا ہے۔ آپ کسی کی بیٹی کو اپنے گھر بیٹی بنا کر لاتے ہیں اسے بیٹی والا ہی مقام دیں۔ اور دلہن کو بھی چاہیے کہ بیٹی بن کر ہی رہے۔

ماں باپ کا زیادہ دخل ان کے ذاتی معاملات میں کام خراب کر دیتا ہے۔ انہیں اپنے معاملات خود سلجھانے کا موقع دیں بلکہ ان کی مدد کریں۔ بے جا طرفداری کسی کی نہ کریں بزرگانہ قدم ہی اٹھائیں۔

اور بھی باتیں ہیں۔ سردست یہ چند امور ہی لکھے گئے ہیں خدا کرے بہتوں کے کام آجائیں۔ آمین۔

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب

میرے ماموں مکرم فتح محمد خان صاحب کا ذکر خیر

مکرم فتح محمد خان صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ جو میری والدہ کے کزن تھے اور اس رشتہ سے ہم انہیں ماموں جان کہہ کر پکارتے تھے، مورخہ 8 نومبر 2011ء کو بوقت 8 بجے شب ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 89 سال تھی۔

آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گذار، دعا گو، غریب پرور اور ہمدرد انسان تھے۔ ساری عمر قناعت پسندی کے ساتھ گزاری۔ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا۔ اگرچہ عیالداری کافی تھی۔ لیکن یسر اور عسر دونوں حالتوں میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہے۔ میرے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک کرتے تھے۔

مرحوم نے تمام عمر پرائیویٹ ملازمت کی۔ پارٹیشن کے بعد جماعت کی سندھ کی زمینوں میں کام کیا۔ پھر کراچی میں ملک عمر علی صاحب کی ٹرانسپورٹ میں اور سرگودھا میں مکرم حضرت مرزا عبدالحق صاحب سابق امیر ضلع سرگودھا کے ہاں کافی عرصہ کام کیا۔ آخر میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے دفتر بیوت الحمد میں خدمات انجام دیں۔ پھر بیماری کی وجہ سے بچوں نے کام کرنے سے منع کردیا۔ نہایت جفاکش تھے۔ محنت سے کبھی جی نہیں چرایا۔ کئی مرتبہ سرگودھا سے ربوہ سائیکل پر آتے اور گھر کا سامان بھی ساتھ لاتے۔ جب تک صحت نے اجازت دی۔ سائیکل پر اکثر کام کرتے۔ گھر میں مرغیاں اور بکریاں بھی پالی ہوئی تھیں۔ مہمان نواز تھے۔ تمام رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھا۔ جب ان کی بیگم محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ہماری ممانی جان 1994ء میں فوت ہوئیں۔ تو ان کی وفات پر نہایت صبر کا نمونہ دکھایا اور اکثر ان کا ذکر کرتے کہ کس طرح انہوں نے بچوں کی نہایت اعلیٰ تربیت کی۔ وہ بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتی تھیں اور ان کا گھر سکول کی طرح لگتا تھا اور بغیر معاوضہ کے پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ کے تین بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ وفات کے وقت آپ کے نواسے، نواسیاں، پوتے اور پوتیوں کی تعداد 50 سے زائد تھی۔ تمام بچے جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ وفات کے وقت ربوہ پہنچ گئے تھے۔ خاکسار کو بھی وقت پر اطلاع مل گئی اور جنازہ میں شامل ہوا۔

جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ محبت تھی اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کردیا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہایت عقیدت تھی۔ ہر خوشی غمی میں شامل ہوتے تھے۔ حضرت چھوٹی آپا جان صاحبہ سے جن کے ساتھ رشتہ داری بھی تھی دونوں میاں بیوی ہر مسئلہ پر مشورہ لیتے۔ باوجود اس کے کہ آمدنی کم تھی۔ عیالداری زیادہ تھی۔ کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا۔ اللہ تعالیٰ ہی غیب سے ان کے کام سنوار دیتا تھا۔ ایک واقعہ اس سلسلے میں انہوں نے کئی بار سنایا۔ ممانی جان کی بیماری جب طول پکڑ گئی لاہور اور فیصل آباد کے ہسپتالوں میں داخل کرانا پڑا اور اخراجات بڑھ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس طرح مدد کی کہ شام کے وقت اندھیرے میں ایک اجنبی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور ایک لفافہ ہاتھ میں دیا اور غائب ہوگیا۔ اس لفافے کو جب کھولا تو دس ہزار کی رقم تھی اور اتنی ہی رقم کی اس وقت ضرورت تھی۔

جب تک صحت نے اجازت دی۔ بیت الذکر میں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے۔ جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرتے۔ بیت اقصیٰ میں خطبہ سے ایک گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے اور ذکر الٰہی کرتے اور جمعہ کی نماز کے ایک گھنٹہ بعد واپس گھر آتے۔ انہیں آخری عمر میں گھٹنے کی تکلیف ہوگئی تھی۔ لیکن پھر بھی بڑے باہمت تھے اپنے سارے کام خود کر لیتے تھے۔ رات ایک ڈیڑھ بجے جب بھی کھانے کی ضرورت پڑی۔ خود ہی چائے بنا لیتے۔ دوسروں کو تکلیف نہ دیتے تھے کہ ان کی نیند میں خلل واقع ہوتا ہے۔ آخری عمر میں بھی یادداشت اچھی تھی۔ وفات سے چند دن پہلے ایک رشتہ دار 19 سال بعد لندن سے ملنے آئے۔ تو فوراً کہا کہ 19 سال بعد ملاقات ہوئی ہے۔ میرا چونکہ جماعتی کاموں میں ہر دوسرے مہینہ مرکز جانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ وقت کی کمی کی وجہ سے ملاقات نہ ہوتی۔ تو جب بھی ملتا تو فرماتے کہ اتنے عرصہ بعد آئے ہو۔ گویا پچھلی ملاقات یاد رہتی تھی۔

آپ حافظ نصیر محمد خان صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ان کی وفات عین پاکستان بننے پر یعنی 14۔ اگست 1947ء کو ہوئی۔ آپ کے برادر اکبر مکرم عزیز محمد خان صاحب۔ جو حکومت پنجاب میں محکمہ انہار میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ سابق امیر جماعت ضلع بہاولپور تھے۔ وہ بچپن میں پولیو کی وجہ سے بیمار ہوگئے۔ ان کا علاج حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا اور اتنی شفقت اور ہمدردی دکھائی کہ انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔ بعد میں ان کے دو چھوٹے بھائی یعنی ماموں جان اور سلطان محمد خان صاحب بھی احمدی ہوگئے۔ صرف ایک بھائی نے احمدیت قبول نہ کی۔ آپ نے نوجوانی میں ہی وصیت کرلی تھی۔ آپ کا وصیت نمبر 7777 تھا۔

آپ نہایت صابر و شاکر اور ہر حال میں خوش رہتے۔ کبھی لالچ نہ کیا۔ قناعت پسند تھے۔ کبھی اسراف سے کام نہ لیا۔ بچوں کی شادیاں نہایت سادگی سے کیں اور کبھی قرض نہ لیا۔ ساری عمر سادہ زندگی گزاری۔ جو فیصلہ کرتے اس پر قائم رہتے۔ آخری عمر میں جب بینائی کمزور ہوگئی تو M.T.A سے استفادہ کرتے اور رات کو ٹرانسسٹر لگا کر بی بی سی کی خبریں سن کر باخبر رہتے۔ چار خلفاء کا دور دیکھا اور نہایت وفا کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہے۔ بچوں کو بھی یہی وصیت کی کہ خلافت سے چمٹے رہیں۔ چنانچہ ان کی اولاد در اولاد جماعتی خدمات انجام دے رہی ہے۔ ان کے ایک بیٹے حافظ برہان محمد خان صاحب جامعہ احمدیہ میں پروفیسر ہیں اور آگے ان کے دو بیٹے حافظ اور مربی سلسلہ ہیں۔ میر عبدالرشید تبسم صاحب مرحوم سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد آپ کے داماد تھے۔

آپ ربوہ کے پرانے آبادکاروں میں سے تھے۔ 50 کی دہائی میں دارالنصر غربی میں ایک کنال کے پلاٹ پر سادہ سا مکان بنایا اور ساری عمر اس مکان میں گزاری۔ اس مکان کی خصوصیت یہ ہے کہ خاندان مسیح موعود کے اکابرین مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع، حضرت مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت میر داؤد احمد صاحب، حضرت چھوٹی آپا جان، حضرت مہر آپا وغیرہ قدم رنجہ فرماتے رہے۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم احمد ریاض صاحب ڈوگر

وادی کاغان کے چند خوبصورت ہائیکنگ ٹریکس

(قسط دوم آخر)

چوتھا دن

آپ جبہ گاؤں سے سرگن گاؤں میں پہنچیں گے۔ سرگن کا فاصلہ 3 کلو میٹر ہے۔ سرگن میں ریسٹ ہاؤس وغیرہ ہیں لیکن سواری کے لئے آپ کو مزید 3 گھنٹے کا سفر کر کے شاردا پہنچنا ہو گا۔ شاردہ میں بھی آپ کو ہوٹل اور ریسٹ ہاؤس مل جائیں گے۔ شاردا میں مہاتما بدھ کے قلعے کے آثار اور یونیورسٹی کے آثار ملتے ہیں۔

ناران سے ملکہ پربت

ناران سے ملکہ پربت چوٹی پر جانے کے لئے 3 راستے جاتے ہیں۔ ناران سے بذریعہ جیپ جھیل سیف الملوک پہنچیں یہاں سے آپ کی ٹریکنگ کا آغاز ہوگا۔ ویسے ناران سے جھیل سیف الملوک تک اگر پیدل سفر کیا جائے تو ملکہ پربت اور کچ گلی کے لئے آپ کا جسم چاک و چوبند ہو جاتا ہے۔ جھیل سیف الملوک کیمپنگ کے لئے ایک بہترین جگہ ہے۔ پہلے آپ جھیل کی دوسری جانب۔ گلیشیئر سے گزرتے ہوئے درہ کو کراس کریں۔ آپ کے پاس ہائیکنگ کے لئے تمام ضروری سامان کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کچھ جگہیں ناہموار اور عمودی چڑھائی والی ہیں اور آپ کو برف سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ درہ کراس کرنے کے بعد نالے کے ساتھ وادی قدرے وسیع ہو جاتی ہے۔ یہاں نالے کے بائیں جانب اڑھائی کلو میٹر کا سفر کرنے کے بعد کچ گاؤں آجاتا ہے۔ اس کی بلندی 11000 فٹ ہے۔ یہاں سے جب آپ نالہ کو کراس کر لیتے ہیں تو آپ کو پتھروں سے بنا ہوا راستہ نظر آئے گا۔ دائیں طرف منور گلی جانے کے لئے پہاڑ پر چڑھنا ہوگا شدید چڑھائی یقیناً تھکا دینے کے لئے کافی ہے۔ کچ گاؤں کے بائیں جانب ملکہ پربت ہے یہاں سے 3 گھنٹے کی مسلسل چڑھائی چڑھنی پڑتی ہے۔ چڑھائی چڑھ کر بائیں طرف تھوڑی سے ہموار جگہ ملتی ہے۔ جو کہ کیمپنگ کے لئے بہتر جگہ ہے اس سے تھوڑا آگے جا کر وادی بند ہو جاتی ہے۔ اس جگہ کی بلندی تقریباً 13000 فٹ ہے۔ یہ جگہ منور درا اور کچ گلی کا بیس کیمپ کہلاتی ہے۔ اور وادی ناران کاغان کے سب سے دلکش اور حسین پہاڑ ملکہ پربت کی دونوں چوٹیوں کو راستہ بھی یہیں سے جاتا ہے۔ کچھ آگے جا کر منور گلی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی بلندی تقریباً 13500 فٹ ہے یہ ایک خوبصورت اور مشہور جگہ ہے۔ منور گلی کے دائیں جانب ایک خوبصورت جھیل ہے جو کہ گلیشیئر پر بنی ہوئی ہے۔ اور اس گلیشیائی جھیل کو آنسو جھیل کہا جاتا ہے۔ اس جھیل کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بہت بڑا آنسو برف پر پڑا ہو۔ منور گلی کی نشانی کے لئے یہاں پتھروں کی برجیاں موجود ہیں یہاں پہنچنے کے بعد آپ کے پاس دو راستے ہیں ایک راستہ اترائی کا ہے اور آپ کو بالاکوٹ سے ناران روڈ پر لے جاتا ہے۔ جس کو مہانڈری کا راستہ کہتے ہیں۔ مہانڈری بالا کوٹ سے ناران روڈ پر واقع ایک گاؤں ہے اور دوسرا راستہ بٹہ کنڈی کا ہے جو کہ آپ کو ناران سے جلکھڈ کے درمیان روڈ پر لے کر آتا ہے۔ یہ چڑھائی والا قدرے مشکل راستہ ہے۔

ملکہ پربت جھیل سیف الملوک پر سایہ فگن ہے۔ ملکہ پربت کی اونچائی 17460 فٹ ہے۔ ملکہ پربت وادی کا سب سے خوبصورت اور مشہور پہاڑ ہے۔ ملکہ پربت جانے کے لئے جھیل سیف الملوک سے جایا جاسکتا ہے۔

آنسو جھیل سے اگر آپ مزید ٹریکنگ کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں تو آپ پہاڑ کے بائیں طرف سے منور گلی سے ہوتے ہوئے مسلسل اترائی کریں یہ راستہ آپ کو ایک خوبصورت سے جنگل میں سے گزارے گا۔ اس علاقے میں ریچھ پائے جاتے ہیں اس لئے احتیاط ضرور کریں۔ جنگل سے نکل کر راستہ میں ایک چھوٹا قصبہ آئے گا جس کو پیراں دا کھ کہتے ہیں۔ یہاں رک کر آپ ٹی بریک کر سکتے ہیں۔ پیراں دا کھ سے 3 کلو میٹر آگے منور بنگلہ ہے اس کی بلندی 8500 فٹ ہے۔ یہ جگہ بھی کیمپنگ کے لئے موزوں ہے۔ یہاں آپ کیمپنگ کر سکتے ہیں۔ اگلے دن منور بنگلہ سے دریائے منور کے ساتھ ساتھ سفر شروع کریں۔ یہاں سے 3 کلومیٹر کے فاصلہ پر سیری گاؤں ہے اور یہاں سے مزید 5 کلو میٹر کے فاصلہ پر تھوڑا بڑا گاؤں بیلہ نامی آئے گا۔ بیلہ سے مہانڈری تک آپ کو آسانی سے سواری مل جائے گی۔ مہانڈری بالاکوٹ اور ناران روڈ پر واقع ہے یہاں سے آپ ناران بھی جا سکتے ہیں اور بالاکوٹ بھی جا سکتے ہیں۔

اگر آپ مزید مہم جوئی کرنا چاہتے ہیں تو دوسرا راستہ آنسو جھیل سے بٹہ کنڈی کا ہے۔ جھیل کراس کر کے دوسری طرف تقریباً کھڑی چڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ جو کہ برف پر چڑھنی پڑتی ہے۔ 2 گھنٹے کی مسلسل برف پر چڑھائی چڑھنے کے بعد آپ پہاڑ پر پہنچ جائیں گے پہاڑ کے درمیان گلی پر برف سارا سال رہتی ہے اور گلی کے دونوں جانب پہاڑوں پر بھی برف سارا سال رہتی ہے۔ گلی کے دوسری طرف کچھ دور تک عمودی اترائی اترنی پڑتی ہے۔ تھوڑی اترائی کے بعد برف کم ہو جاتی ہے اور سبزہ اور پتھروں پر ٹریک شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں سے مزید 2 گھنٹے کی اترائی کے بعد ایک جما ہوا نالہ آئے گا نالے کے بہاؤ کی سمت بائیں طرف 2 گھنٹے کے ٹریک کے بعد سرن نام کا گاؤں آئے گا۔ گاؤں کی آبادی سے آپ کو نالہ کراس کر کے نالے کے دوسری طرف جانا ہوگا۔ یہاں سے دور آپ کو ایک ریسٹ ہاؤس بھی نظر آئے گا یہ ریسٹ ہاؤس لالہ زار کا ہے۔ یہاں سے مزید 3 گھنٹے کے سفر کے بعد آپ بٹہ کنڈی پہنچ جائیں گے۔ بٹہ کنڈی سے آپ کو سواری بآسانی مل جائے گی اور آپ دریائے کنہار کے دلفریب منظر کو دیکھتے ہوئے ناران بآسانی پہنچ جائیں گے۔

مکڑا پہاڑ

مکڑا پہاڑ وادی کاغان اور نیلم وادی کے وسط میں واقع ہے اس کی چوٹی کی اونچائی 3885 میٹر ہے۔ یہ بھی وادی کاغان کا مشہور پہاڑ ہے۔ مکڑا پہاڑ کے ساتھ ہی سری پائے پہاڑی ہیں جو کہ مکڑا سے بلندی میں تھوڑے کم ہیں مگر اسی پہاڑ کی مناسبت سے جانے جاتے ہیں اور ہائیکنگ کے لئے اور دیکھنے کے لئے خوبصورت مقام ہیں۔

مکڑا پہاڑی کا ٹریک انتہائی خوبصورت اور سرسبز ہے۔ اگر آپ کے ساتھ گائیڈ کی اچھی سروس ہو تو اس ٹریک پر خواتین بھی بآسانی ٹریکنگ کر سکتی ہیں۔

کیوائی سے براستہ شوگران پایہ تک 16 کلومیٹر کا راستہ ہے جو بذریعہ جیپ آپ جا سکتے ہیں پایہ 11000 فٹ بلندی پر واقع ہے اور پایہ مکڑا پہاڑ کا دامن ہے۔ پایہ مکڑا چوٹی کا بلندی پر ایک خوبصورت میدان ہے یہاں آپ کو کھانے پینے کی چیزیں بآسانی مل جاتی ہیں۔ یہ آپ کا پہلے دن کا سفر ہو گا۔ یہاں رک کر آپ تازہ دم ہو جائیں پھر اگلے دن کا سفر پیدل شروع کریں۔

دوسرے دن پایہ سے مکڑا چوٹی تک راستہ تقریباً کھڑی چڑھائی کا ہے۔ اگر درمیانی رفتار سے سفر کیا جائے تو چوٹی تک تقریباً 3 گھنٹے میں پہنچا جا سکتا ہے۔ چوٹی پر پتھروں کا ایک برج چوٹی کے سب سے بلند ترین مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔ نیچے اترنے کے کئی راستے ہیں اس لئے احتیاط ضروری ہے کہ آپ ٹھیک راستے پر ہیں جہاں سے آپ کم سے کم وقت میں نیچے اتر سکیں۔ اترائی کے آسان راستے پر پتھروں سے بنی برجیاں نشانی کے لئے لگائی گئی ہیں۔ چوٹی سے نیچے اترتے ہوئے آرام سے اور تحمل سے اُتریں اور جس مقام پر بھی آسانی سے پہنچا جا سکے وہیں اپنا کیمپ لگائیں راستے میں چھوٹی چھوٹی جگہیں آئیں گی۔ مکڑی، ریارت، گھینیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

تیسرے دن آپ ایک نالے کے ساتھ ساتھ متواتر اترائی اتریں گے اترائی پر نالے کے ساتھ ساتھ کچھ آبادیاں آئیں گی جن کے نام راجکوٹ اور راجپیاں ہیں اور نالے کے پار بھی بشاش نامی قصبہ ہے بشاش سے کھوڑی تک باقاعدہ جیپ مل جاتی ہے۔ کھوڑی دریائے نیلم پر ایک پل ہے جو کہ مظفر آباد سے نیلم وادی کے مین سڑک پر واقع ہے۔ کھوڑی سے مظفر آباد 10 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور راجکوٹ اور راجپیاں میں بھی آپ کو صبح اور شام کو بس مل سکتی ہے جو کہ مقامی لوگوں کے لئے باقاعدہ چلتی ہے۔ ان قصبوں میں مواصلات کا بھی انتظام موجود ہے۔

موسیٰ کا مصلیٰ پہاڑ

وادیٔ ناران کاغان کا تیسرا اہم پہاڑ موسیٰ کا مصلیٰ پہاڑ ہے۔ یہ پہاڑ کاغان وادی اور وادیٔ سپرن کے درمیان ہے اور 4076 میٹر بلند ہے۔ اس پہاڑ کا ٹریک بھی انتہائی خوبصورت اور سرسبز ہے۔ راستہ واضح اور آسان ہے۔ اس کے ٹریک کے دو حصے ہیں۔

1۔ شدل گلی کا راستہ اور 2۔ شہید بنگلہ کا راستہ

ٹریک کا دوسرا راستہ شہید بنگلہ کا قدرے آسان ہے اور پہلی دفعہ ٹریک کرنے والوں کے لئے بہترین ہے اور یہ حصہ خواتین بھی طے کر سکتی ہیں۔

پہلے دن آپ مانسہرہ سے ڈاڈر گاؤں تک بذریعہ جیپ یا پبلک ٹرانسپورٹ سفر کریں، ڈاڈر سے کنڈ بنگلہ تک آپ کو ٹریک پیدل کرنا ہے اور یہ مسلسل چڑھائی ہے۔ اور اس ٹریک پر پانی کی کمی بھی ہے۔ اس لئے راستہ میں آپ کو جس جگہ بھی پانی ملے کسی نالے کی صورت میں یا چشمے کی صورت میں آپ پانی ذخیرہ کر لیں۔ اپنے ساتھ پانی کی بوتلیں ضرور رکھیں کنڈ بنگلہ 8200 فٹ بلندی پر ہے اور یہ ایک چھوٹا سرسبز میدان ہے۔ بنگلہ کی حالت بھی اچھی ہے اور یہاں کیمپنگ کی جا سکتی ہے۔ اور آپ رات بھی یہیں بسر کریں۔

دوسرے دن آپ بنگلہ سے اپنا سفر شروع کریں۔ بنگلہ میں ایک پرانا جیپ ٹریک موجود ہے آپ اس ٹریک کا انتخاب کریں یہ آسان اور واضح ٹریک ہے۔ آپ کو کسی قسم کی دشواری نہیں ہوگی۔ بنگلہ کے قریب ہی ایک آبادی بھی ہے یہ آبادی چھوٹی ہے اور آپ کو ضرورت کی کوئی نہ کوئی چیز مل ہی جاتی ہے۔ یہاں سے اس آبادی کے بعد ایک گھنا جنگل شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں انواع و اقسام کے پرندے، رنگ برنگ کے پھول اور دیسی جڑی بوٹیاں ملتی ہیں۔ اس جنگل میں بندر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ کنڈ بنگلہ سے آپ گھنے جنگل سے گزرتے ہوئے شہید بنگلہ تک پہنچیں

گے۔ کنڈ بنگلہ سے شہید بنگلہ 15 کلو میٹر ہے۔ 13 کلو میٹر سفر کے بعد آپ کے پاس دو راستے ہیں۔ ایک راستہ قدرے مشکل ہے اور دوسرا راستہ تھوڑا آسان ہے۔ اگر آپ موسیٰ کا مصلیٰ پہاڑ کی چوٹی سر کرنا چاہتے ہیں تو آپ شدل گلی کا راستہ اختیار کریں۔ اور شدل گلی پہنچ کر اپنے کیمپ لگائیں اور رات یہیں بسر کریں۔ اور تیسرے دن آپ شدل گلی سے چلیں تو پہاڑ کی چوٹی تک کا راستہ چٹانوں پر مشتمل ہے۔ بعض جگہوں پر پہاڑ کی ڈھلوانیں عمودی ہیں۔ اور چوٹی سے پہلے ایک گہری کھائی بھی ہے۔ آپ اس کھائی کی طرف سفر نہ کریں ورنہ آپ کا بہت سا وقت ضائع ہو جائے گا۔ آپ انہی عمودی چٹانوں سے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں۔ راستہ میں چونکہ کھڑی چڑھائی کی وجہ سے اکثر سانس پھول جاتی ہے تو اپنے سفر کو احتیاط سے اور پرسکون ہو کر کریں۔ پہاڑ کی چوٹی کی بلندی 13400 فٹ ہے۔ چوٹی کی دوسری طرف سے آپ اترائی اتریں۔ یہاں سے اترائی آپ کو آسان رہے گی۔ یہ اترائی تقریباً 3 گھنٹے کی ہے اور اترائی میں آپ کو جبہ نامی گاؤں ملے گا۔ جبہ کو قیام گاہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر آپ اپنا قیام کریں اور کیمپ لگائیں۔ جبہ کی بلندی 9500 فٹ ہے۔ بکریاں چرانے والے بکروال اکثر اپنا پڑاؤ اسی جگہ کرتے ہیں اور گرمیوں میں پہاڑ کی اونچائیوں کی طرف سفر کرتے ہیں۔ اور راستے میں ملنے والی جڑی بوٹیاں بھی اکٹھی کرتے ہیں۔

چوتھے دن آپ جبہ سے شڑان کا سفر شروع کریں گے اور راستے میں گھنا جنگل بھی موجود ہے۔ اس جنگل سے احتیاط سے گزرنا چاہئے اور گروپ کی صورت میں سفر کریں۔ اور کوشش کریں کہ بلند آواز سے باتیں کرتے رہیں تاکہ جنگلی جانور آپ کی آواز سن کر دور ہو جائیں۔ یہاں پر گیدڑ، بندر اور ریچھ پائے جاتے ہیں۔ یہ علاقہ چونکہ دریائے کنہار کے بائیں طرف واقع ہے تو یہاں پر آمد و رفت کم ہے۔ اور ہائیکنگ کرنے والے بھی کم آتے ہیں اور اپنی زیادہ تر ہائیکنگ ناران کاغان والی سائیڈ پر ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں پر مین سڑک آپ کو کہیں نہ کہیں مل ہی جاتی ہے۔ اور راستے میں بہت سے گاؤں آتے ہیں۔ اور آبادی زیادہ ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر اس طرف کے جنگلات میں جنگلی حیات زیادہ پائی جاتی ہے۔ آپ جب شڑان پہنچیں گے تو تھکے ہوئے ہوں گے اور آپ یہاں اپنا کیمپ لگائیں اور آرام کریں۔ جنگل دو تین کلو میٹر پیچھے ہی رہ جاتا ہے۔ اور کوئی خطرہ والی بات نہیں ہے۔

پانچویں دن آپ شڑان سے پارس کا ٹریک کریں گے جو کہ شڑان سے 20 کلو میٹر کی دوری پر ہے۔ اور مسلسل اترائی ہے۔ پارس ناران کاغان کی مین روڈ پر واقع ایک قصبہ ہے۔ یہاں سے آپ کو ضرورت کی بہت سی چیزیں مل جاتی ہیں۔ پارس میں دریائے کنہار کا پل عبور کر کے آپ کو بآسانی ٹرانسپورٹ مل جاتی ہے۔ یہاں سے آپ واپس بالاکوٹ سے ہوتے ہوئے مانسہرہ ایبٹ آباد جا سکتے ہیں۔ اور اگر مزید سیر یا ہائیکنگ کرنا چاہتے ہوں تو ناران کاغان کی طرف جا سکتے ہیں۔

دوسرا راستہ شہید بنگلہ کا ہے

کنڈ بنگلا سے دوسرے دن اگر آپ موسیٰ کا مصلیٰ پہاڑ کی چوٹی سر نہ کرنا چاہتے ہوں تو شہید بنگلہ والے راستہ کا انتخاب کریں۔ یہ راستہ آسان ہے اور دوراہے سے 2 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ (دوراہے سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے ایک رستہ موسیٰ کے مصلیٰ پہاڑ کی طرف جاتا ہے۔ یعنی کہ شدل گلی والا راستہ اور شہید بنگلہ والا راستہ ہے۔) نئے ٹریکنگ کرنے والے افراد کے لئے آپ اس راستے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ شہید بنگلہ 9500 فٹ کی بلندی پر ہے۔ بنگلہ کی عمارت عدم توجہ کی وجہ سے تقریباً آثار قدیمہ کی شکل میں موجود ہے۔ اور اب صرف اس کے نشان ہی باقی ہیں۔ اگر آپ دوراہے سے راستہ بھول بھی جائیں تو آپ شہید بنگلہ پر ہی پہنچیں گے اور عمارت کو دیکھ کر پہچان جائیں گے کہ ہم شہید بنگلہ پر ہیں اور اگر آپ نے شدل گلی جانا ہے تو آپ واپس دوراہے پر جا سکتے ہیں۔

یہاں سے چند گھنٹوں کی مسلسل اترائی اترنے کے بعد آپ ایک خوبصورت گاؤں میں پہنچیں گے یہ گاؤں انتہائی خوبصورت ہے۔ اس گاؤں کا نام جبوڑی ہے۔ یہاں سے آپ کو سواری کی سہولت بآسانی میسر ہوگی۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

میری ہمشیرہ محترمہ آمنہ رشیدہ صاحبہ کی یاد میں

ہماری والدہ محترمہ بخت بی بی صاحبہ رفیق حضرت مسیح موعود مکرم میاں کرم دین صاحب کی بیٹی تھیں۔ احمدیت اور خلفاء سلسلہ نے بڑی محبت اور عقیدت رکھتی۔ لیکن ہماری والدہ ان پڑھ ہونے کے باوجود اپنے بچوں کو حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں پنجابی زبان میں پنڈت لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور آتھم کی کہانیاں سناتیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو احمدیت سے سچا اور پختہ لگاؤ بزرگوں کا ادب، احترام، مہمان نوازی، قربانی، ایثار، صبر، کفایت شعاری، سادہ زندگی، قناعت پسندی اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا درس دیا۔

محترمہ آمنہ رشیدہ صاحب نے بڑے صبر اور مشکل حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ کی پیدائش 1943ء میں ہوئی۔

والد محترم کی طرف سے ہر روز دو آنے ملتے جو آپ اپنی امی جان کے پاس جمع کروا دیتی۔ بوقت رخصتی جہیز کا سارا سامان ان دو آنوں کے جمع کرنے سے بن گیا۔

ایک مرتبہ بچپن میں جون، جولائی کے روزے تھے تمام کے تمام روزے رکھے۔ جس سے سخت بیمار ہو گئیں۔ زندہ بچنے کی کئی امید نہ رہی مگر اللہ تعالیٰ نے شفا دی اور صحت یاب ہو گئیں۔ ایک مرتبہ مکرم فروز الدین صاحب انسپکٹر مال تحریک جدید چک چٹھہ تشریف لائے اور کہنے لگے۔ آپ کی طرح ننکانہ صاحب میں حکیم فیروز دین صاحب ہیں۔ قادیان سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ مالی حالت بہت کمزور ہے۔ انہیں اپنے لڑکے مرزا لطیف احمد کے لئے رشتہ درکار ہے۔ مکرم فیروز الدین صاحب کے کہنے اور حکیم فیروز دین صاحب کی خواہش پر والد محترم ننکانہ صاحب چلے گئے۔ جب مرزا لطیف احمد صاحب کو ایک نظر دیکھا تو بات دل میں اتر گئی۔ گھر آ کر بیوی اور بیٹی کو بتایا کہ مجھے لڑکا بڑا سعادت مند اور خوش اخلاق لگا ہے۔ ہاں مالی حالت بہت کمزور ہے۔ رشتہ طے پا گیا۔ وہ ننکانہ صاحب سے ربوہ منتقل ہو گئے۔ 20 نومبر 1956ء کو بڑی سادگی اور ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح کر کے بیٹی کو رخصت کر دیا۔ ان کا کوئی خرچ نہ کروایا۔ اس رشتہ کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کی۔

مکرم حکیم فروز دین صاحب کے سات بیٹے تھے اور ربوہ میں اپنا ذاتی مکان نہ تھا۔ اس لئے کرایہ کے مکانوں پر رہنا پڑا۔ میرے بہنوئی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب حصول رزق کے لئے کئی مرتبہ بیرون ملک چلے جاتے۔ بعد میں بڑی بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ماں کی نصیحت صبر کو دامن سے نہ نکلنے دیتی۔ ان کی اس دنیا میں سب سے بڑی خواہش ربوہ میں اپنا ذاتی مکان تھا۔ بڑی تنگ دستی کے باوجود بچوں کی تعلیم اور تربیت کا بڑا خیال رکھتی۔ ان کی بڑی بیٹی مسرت جبین اسلام آباد بتاتی ہیں۔ امی اس وقت تک ناشتہ نہ دیتی جب تک ہر بچہ نماز اور تلاوت نہ کرتا۔ وقار عمل اور خدام و اطفال کے اجلاسات میں شرکت کا کہتی۔ جب تک کسی لڑکی کی ماں کو مل کر حالات کا جائزہ نہ لیتی کسی لڑکی کو سہیلی نہ بنانے دیتی۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی۔ جب ہاتھ میں پیسا آتا تو سب سے پہلے اپنی وصیت کا چندہ ادا کرتی۔ تہجد میں رو رو کر اپنے حالات کی تبدیلی اور اولاد کی فارغ البالی کے لئے دعا کرتیں۔ ہر نماز کے بعد تسبیحات ضرور پڑھتیں۔

میرے بہنوئی ایک مرتبہ ربوہ سے اسلام آباد چلے گئے اور جی سیون تھری مارکیٹ میں سائیکل مرمت کا کام شروع کر لیا وہاں آپ کا بیٹا مرزا نصر احمد بیمار ہو گیا۔ چند دن ہولی فیملی ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ ہمارے بہنوئی نے کہا کہ رونے کی آواز گھر سے باہر نہ جائے۔ میاں کے کہنے پر صدمہ خاموشی سے دل میں ڈال گیا اور صبر کیا۔ ؎

یہ دنیا بھی اک سرا ہے
بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے
آخر کو پھر جدا ہے

ایک مرتبہ سندھ گالچی میں رہائش پذیر ہو گئے۔ وہاں والد محترم ملنے چلے گئے وہاں سے جب واپس آئے اور والدہ صاحبہ کو اس کے حالات بیان کئے تو کہنے لگے مجھے اپنی بیٹی کی خودداری پر فخر ہے۔ ہمسایوں سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتی تھیں۔ اگر کوئی ہمسایہ کسی ضرورت کے لئے اس کے گھر آ جاتا تو اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق ضرور اس کی مدد کرتی اور خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں۔ ساری عمر گزر گئی مگر ربوہ میں اپنا ذاتی مکان کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ آخر محلّہ دارالبرکات ربوہ میں چند دن علالت کے بعد مورخہ 7 مارچ 1997ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ 29456 نمبر آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 24 میں دفن کیا گیا۔

ان کے پانچ بیٹے شوہر اور ایک بیٹی بیت الفتوح لندن کے قریبی حلقوں میں آباد ہیں۔ ان کے بیٹوں نے کئی مکان ربوہ میں خرید کر اپنی ماں کی طرف سے سستے کرایہ پر دے رکھے ہیں۔ کرایہ سے ملنے والی رقم کے دو حصے کفالت یتامیٰ میں دے دیئے جاتے ہیں اور تیسرا حصہ مکان کی مرمت کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ مکانات کے باہر دروازے پر آمنہ ہاؤس کی پلیٹس لگوا رکھی ہیں۔

ان کے بیٹے مرزا نعیم احمد صاحب آف جرمنی کی مورخہ 4 اگست 2012ء کو بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے دماغی شریان پھٹ گئی اور برین ہیمبرک ہو گیا۔ دو ماہ تک روزانہ صدقے کے ایک بکرا کی رقم دارالضیافت میں دیتے رہے۔ صحت یابی اور ہسپتال سے واپس گھر جانے پر غرباء کے لئے مبلغ آٹھ ہزار یورو کی رقم حضور انور کی خدمت میں پیش جو حضور انور نے افریقہ کے غرباء کے ترقیاتی منصوبوں میں جمع کروانے کا ارشاد فرمایا۔ محترمہ بڑی رحم دل نرم مزاج عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بڑا توکل رکھنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

Hm
4242

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

محترم محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ فائزہ خان صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم سابق انجینئر شیزان انٹرنیشنل لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم لطف المنان صاحب اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ جے ایس بینک ابن مکرم ملک عبدالرشید صاحب آف فیصل آباد کے ساتھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے 5 مئی 2013ء کو پانچ لاکھ روپے حق مہر پر لاہور میں کیا اور خاکسار نے دعا کروائی۔ مکرم لطف المنان صاحب حضرت مولوی مہردین صاحب یکے از 313 رفقاء کی نسل سے ہیں اور مکرمہ فائزہ خان صاحبہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

مکرمہ شوکت اسد صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی عارفہ اسد بنت مکرم محمد اسد محمود صاحب نے ایف ایس سی پارٹ ون کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ جس کی وجہ سے وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے سولر لیمپ کا انعام حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی آئندہ بھی کامیابی سے نوازے اور جماعت کا نام روشن کرنے والی بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ محترم خوشی محمد بھٹہ صاحب مرحوم آف پریم کوٹ حال محلّہ بہاولپورہ حافظ آباد شہر مورخہ 13 مئی 2013ء کو بعمر 91 سال انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز نماز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد بیت المبارک میں محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نہایت صابرہ شاکرہ تھیں۔ ایک لمبا عرصہ بیماری کا بستر پر گزارا لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا ہمیشہ خدا کا شکر ادا کیا۔ اس لمبی بیماری کے عرصہ میں اگرچہ آپ کے دوسرے بچے بھی خدمت بجالاتے رہے مگر لمبا عرصہ آپ کی خدمت کی سعادت آپ کے چھوٹے بیٹے محترم منور احمد صاحب بھٹہ سیکرٹری دعوت الی اللہ حافظ آباد، ان کی اہلیہ محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ اور ان کے بچوں کے حصہ میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی خدمت کے صلہ میں انہیں دینی و دنیاوی نعماء سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین مرحومہ کے ایک بیٹے محترم بشیر احمد صاحب بھٹہ پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ مرحومہ نے پسماندگان میں محترم رشید احمد صاحب بھٹہ، محترم منور احمد صاحب بھٹہ تین بیٹیاں محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم محمد اسحٰق صاحب مرحوم، محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم محمد افضل صاحب، محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم عبدالرشید خان صاحب مرحوم اور بہت سارے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الرب ناصر صاحب ولد مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عزیزہ درعدن خلیل بنت مکرم خلیل احمد گھمن صاحب مرحوم عمر تقریباً 14 سال چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ 24 مئی 2013ء کو وفات پا گئی۔ مرحومہ بہت ہی ملنسار اور بڑوں کا ادب و احترام کرنے والی تھی اور جماعت نہم کی طالبہ تھی کافی علاج کروانے کے بعد بھی افاقہ نہ ہوا۔ مرحومہ نے تین بہنیں اور ایک بھائی مکرم جلیل احمد گھمن صاحب چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

احمد نگر

احمد نگر میں مورخہ 23 مارچ 2013ء کو مکرم منصور احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید اور محمد کاشف ظہیر صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم منصور احمد صاحب صدر اجلاس نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 17 تھی۔

نور نگر

نور میں مورخہ 28 مارچ 2013ء بعد از نماز عصر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم محمد یاسر عرفات صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اسد محمود بھٹی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم صدر مجلس نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 28 تھی۔

بشیر نگر

بشیر نگر میں مورخہ 24 مارچ 2013ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم محمد شریف صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم ماسٹر محمد افضل صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر محترم محمد شریف صاحب صدر جماعت نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ حاضری 15 رہی۔

عمر کوٹ

جماعت احمدیہ عمر کوٹ میں مورخہ 15 مارچ 2013ء کو محترم عبداللہ خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صداقت احمد صاحب اور محترم محمد خاں جوئیہ صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ حاضری 28 رہی۔

گوٹھ احمدیہ

گوٹھ احمدیہ میں مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بعد از نماز جمعہ محترم مبارک احمد گوندل صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مبارک احمد گوندل صاحب صدر جماعت نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 9 تھی۔

بستی نور

جماعت احمدیہ بستی نور میں مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بعد از نماز جمعہ محترم اسد اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم توقیر احمد صاحب نے تقریر کی اور آخر پر صدر صاحب جماعت نے دعا کروائی۔ حاضری 19 تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب ڈرائیور نظارت علیاء کو مورخہ 27 مئی 2013ء کو فالج کا اٹیک ہوا ہے اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں معائنہ کرانے پر دماغ کی شریان میں Clot ظاہر ہوا ہے۔ حالت کافی تشویشناک تھی اب کچھ افاقہ ہے، احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے موصوف کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عام اطلاع

روزنامہ جنگ، روزنامہ آواز، روزنامہ وقت، روزنامہ دنیا، روزنامہ ایکسپریس، روزنامہ ایشٹ نیوز، روزنامہ دن روزنامہ خبریں، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ جناح، ڈیلی دی نیوز، ڈیلی ڈان، ڈیلی نیشن، ویکلی اخبار جہاں، ویکلی ہم شہری

Weekly The Mag , Weekly The Friday Time, Monthly The Herald

اس کے علاوہ تمام قومی اخبارات، رسائل حاصل کرنے کیلئے ایک کال کریں۔ نیز قومی اخبارات میں خبروں، مراسلات، اشتہارات مثلاً تبدیلی نام، درستگی نام، عاق نامہ، اطلاع عام، گمشدگی کاغذات وغیرہ شائع کروانے کیلئے رابطہ کریں۔

اخبارات رسائل گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے

ربوہ لائنز مین بس سٹاپ ربوہ

فون نمبرز

047-6214222,0345-7874222
0334-7874222, 0321-7874222

رابطہ بلال وڑائچ

خبریں

یہ توقع نہ کریں کہ آج حکومت آئی اور کل بجلی آجائے گی

میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ یہ توقع نہ کریں کہ آج حکومت آئی اور کل بجلی آ جائے گی۔ اس کیلئے صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ حالات کٹھن ضرور ہیں اور مسائل کے پہاڑ ورثہ میں ملے ہیں۔ ہر گھر میں روشنیوں کے چراغ جلیں گے۔ چین کے ساتھ مل کر ایک ایسا منصوبہ بنا رہے ہیں جو پاکستان کی تقدیر بدل دے گا۔

قومی اسمبلی میں ن لیگ، پیپلز پارٹی اور تحریک انصاف کی نشستیں

الیکشن کمیشن نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی خواتین اور اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں پر کامیاب امیدوار کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ جس کے مطابق مسلم لیگ ن نے خواتین کی 35، پیپلز پارٹی نے 7 تحریک انصاف نے 6، ایم کیو ایم نے 4 اور جے یو آئی (ف) نے 3 نشستیں حاصل کی ہیں جبکہ اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں میں سے مسلم لیگ ن نے 6 جبکہ پیپلز پارٹی، تحریک انصاف، جے یو آئی (ف) اور ایم کیو ایم نے ایک ایک نشست حاصل کی ہے۔ جس کے بعد قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کی 186، پیپلز پارٹی کی 40، تحریک انصاف کی 35، ایم کیو ایم 23، جے یو آئی (ف) کی 14 اور جماعت اسلامی کی 4 نشستیں ہوگئی ہیں۔

خسرہ بے قابو، مزید 10 بچے جاں بحق

پنجاب میں خسرے کی وباء بے قابو ہوگئی۔ لاہور میں ایک ہی خاندان کے 4 بچوں سمیت مزید 10 بچے جاں بحق ہو گئے۔ لاہور میں مزید 66 کیس منظر عام پر آ گئے، فیصل آباد میں 45 کیس رپورٹ ہوئے۔ پنجاب میں مریضوں کی مجموعی تعداد 14 ہزار 400 ہوگئی۔

بجلی کے نرخوں میں 75 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری

نیپرا نے بجلی کے نرخوں میں 75 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دے دی۔ اضافہ ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں کیا گیا۔ اضافے کا اطلاق 100 یونٹ استعمال کرنے والے صارفین پر ہوگا۔ ٹیرف میں اضافے کا اطلاق وفاقی حکومت کی جانب سے ہونے والے نوٹیفکیشن کے بعد ہوگا۔

درخواست دعا

۞ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب آف ڈسکہ کلاں بعارضہ جگر کینسر بیمار ہیں۔ طبیعت کافی خراب ہے اور کمزوری زیادہ ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 30 مئی

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 مئی 2013ء

1:25 am	دینی وفقہی مسائل
3:10 am	خطبہ جمعہ 17/ اگست 2007ء
7:05 am	دینی وفقہی مسائل
8:05 am	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیویا کا دورہ 2005ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
5:55 pm	خطبہ جمعہ 24 مئی 2013ء
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیویا کا دورہ 2005ء

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت

انتہائی باموقع 24 مرلہ پلاٹ بالمقابل بیت الذکر دارالصدر شمالی ھدیٰ متصل کوارٹرز وقف جدید برائے فوری فروخت دستیاب ہے۔ 0334-6365155

رابطہ: 0333-8206065, 0333-6568309

FR-10